REGD. NO. L 525

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

ٹیلیفون نمبر ۴۹۶۹

یوم:- یکشنبہ ۳۰ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | یکم ظہور ۱۳۳۳ہش ★ یکم اگست ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۷۱

اس سال پاکستان ساڑھے سات کروڑ روپے کا پٹ سن کا سامان برآمد کرے گا

ڈھاکہ ۳۱ جولائی۔ پاکستان کی صنعتی ترقی کی کارپوریشن کے صدر مسٹر غلام فاروق نے بتایا ہے کہ غیر ملکوں سے پٹ سن کے سامان کے لئے آرڈر برابر موصول ہو رہے ہیں۔ آج ڈھاکہ میں انہوں نے بتایا کہ پاکستان اس سال ساڑھے سات کروڑ روپے کا پٹ سن کا سامان برآمد کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کی صنعتی ترقی کی کارپوریشن چندر گونا پیپر مل نے مزدوروں کے لئے ایک ہزار مکانات کی تعمیر کر رہی ہے۔ مکانات کے علاوہ اس بستی میں ایک سکول۔ ایک ہسپتال اور ایک جامع مسجد بھی تعمیر کی جائے گی۔

میمن سنگھ ۳۱ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے ضلع میمن سنگھ میں زبردست سیلاب آگیا ہے۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد ۲۸ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

(لاہور ۲ جولائی بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی

"آج میاں صاحب کو تھوڑا سا ٹمپریچر رہا۔ ویسے عام طبیعت اچھی رہی"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

بمبئی ۳۱ جولائی۔ آج گوا کے رضا کاروں نے ہندوستانی علاقے سے نکل کر ناگر حویلی کے علاقہ میں ایک اور پرتگیزی گاؤں لہوری پر قبضہ کر لیا۔ یہ تیسرا گاؤں ہے جس پر رضا کاروں نے زبردستی قبضہ کیا ہے پرتگالی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ کل سے پرتگالی علاقہ میں آنے والے ہندوستانی باشندوں کو پاسپورٹ لینا ضروری ہوگا

چیف جسٹس محمد منیر قائم مقام گورنر جنرل ہوں گے

کراچی ۳۱ جولائی۔ اگست کی پانچ تاریخ کو گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کے حج کے لئے رخصت پر جانے کے بعد چیف جسٹس مسٹر محمد منیر قائم مقام گورنر جنرل کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھال لیں گے۔ گورنر جنرل اس ماہ حج کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

پچھلے سال پاکستان کی زرعی پیداوار میں چار لاکھ ٹن کا اضافہ ہوا

پانی کی قلت کو ہنگامی طور پر دور کرنے کیلئے حکومت نے مختلف نہروں کو ملانے کی سکیمیں شروع کی ہیں

خوراک و زراعت کونسل کے دوسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

کراچی ۳۱ جولائی۔ پاکستان میں ایک سال کے عرصہ میں زرعی پیداوار میں چار لاکھ ٹن کا اضافہ ہوا ہے۔ آج صبح خوراک و زراعت کی کونسل کے دوسرے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے یہ انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا پچھلے سال خوراک و زراعت کی کونسل کے قیام کے بعد دس لاکھ ایکڑ غیر مزروعہ زمین میں کاشت کی گئی۔ زرعی پیداوار میں یہ اضافہ ان منصوبوں پر عمل درآمد کر کے ہوا جن پر تین کروڑ پچیس لاکھ روپیہ خرچ آیا۔ اس رقم میں سے آدھی مرکز نے اور آدھی صوبائی اور ریاستی حکومتوں نے خرچ کی۔ قحط زدہ علاقوں کی امداد کے لئے صوبوں اور ریاستوں نے کئی سکیمیں مرکز کو پیش کی ہیں جن پر کروڑ پچیس لاکھ روپے خرچ ہوگا ان سکیموں کا جائزہ لینے سے پہلے مرکز نے امدادی کاموں کے لئے صوبوں اور ریاستوں کو دو کروڑ روپے دیئے۔ اب تجویز یہ ہے کہ امریکی گندم کی فروخت سے جو رقم وصول ہو۔ اس سے یہ خرچ پورا کیا جائے

وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان نے دریائے ستلج کا پانی چھیننے کا جو اقدام کیا ہے۔ اس سے پاکستانی علاقے کی فصلوں کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پانی کی قلت کو ہنگامی طور پر دور کرنے کے لئے حکومت نے مختلف نہروں کو ملانے کی سکیمیں شروع کی ہیں۔ سلیمانکی نہر مکمل ہو گئی ہے اس پر آٹھ کروڑ روپیہ خرچ آیا ہے۔ راول راوی نہر کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اس نہر کی تعمیر پر ساڑھے آٹھ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا اس نہر کی کھدائی کا آدھا کام ہو چکا ہے۔ دریائے سندھ اور بڑے بڑے دریاؤں کا سالانہ پانی استعمال کرنے کے کئی تجاویز کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

حکومت بعض ملکی صنعتوں کو تین سال کیلئے اپنی حفاظت میں لے لیگی

پارلیمنٹ نے بل منظور کر لیا

کراچی ۳۱ جولائی۔ آج پارلیمنٹ میں ایک بل کی منظوری دی گئی۔ جس کے تحت سائیکل کے ٹائر ٹیوبوں۔ ڈیزل انجنوں اور مختلف قسم کے لوہے کے فرنیچر کی ملکی صنعتوں کو حکومت تین سال کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیگی۔ ایک اور بل کے ذریعہ عطائی ڈاکٹروں کو آنکھ کا اپریشن کرنے سے روک دیا گیا۔ سوالات کے وقفہ میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے ایوان کو بتایا۔ کہ حکومت پاکستان نے حکومت ہندوستان کو متعدد بار توجہ دلائی ہے کہ مسلمانوں کے کن کن مقدس مقامات کی بے حرمتی کی گئی ہے اور کن کن مسجدوں کو مندروں میں تبدیل کر لیا گیا ہے۔ ہندوستان نے اپنے جواب میں بعض مقامات کی بے حرمتی کئے جانے سے انکار کیا ہے۔ بعض مقامات کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کی حفاظت کی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔ بعض واقعات کے متعلق ابھی تک جواب ہی موصول نہیں ہوا۔ وزیر خارجہ نے بتایا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے مقدس مقامات اور مسجدوں کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت ہندوستان پر ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ ہندچینی میں دریائے سرخ کے ڈیلٹا کے علاقہ میں سو پاکستانی باشندے موجود ہیں۔ ہندچینی کے برطانوی قونصل۔ جو اس علاقہ میں پاکستانی باشندوں کی دیکھ بھال کے فرائض بھی سر انجام دے رہے ہیں۔ درخواست کی گئی ہے کہ جو پاکستانی اس علاقہ سے باہر جانا چاہیں وہ انہیں نکالنے میں مدد دیں۔ کچھ عرصہ پیشتر وزارت خارجہ کے ایک افسر نے لاؤس کمبوڈیا اور ویٹ نام کا دورہ کیا تھا اس دورہ میں انہوں نے اس علاقہ میں مقیم پاکستانی باشندوں سے بھی بات چیت کی تھی۔ تقریباً تمام پاکستانیوں نے ان سے کہا تھا کہ خواہ صورت حال کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔

نئی اصلاحات کا منصوبہ پیش کرنے کیلئے وزیر اعظم فرانس تونس پہنچ گئے

پیرس ۳۱ جولائی۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو ماندیز فرانس آج بذریعہ ہوائی جہاز پیرس سے تونس پہنچے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کا تونس جانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ تونس کے لئے نئی اصلاحات کا منصوبہ والی تونس کے سامنے خود پیش کریں۔ کل رات فرانسیسی کابینہ نے اس منصوبہ کو منظور کر لیا تھا۔

(باقی کالم اول پر)

اگرچہ منصوبہ کی تفصیلات سرکاری طور پر شائع نہیں کی گئیں۔ لیکن اس امر پر عام اتفاق رائے ہے کہ اس منصوبہ کے تحت کافی حد تک تونس کو داخلی خود مختاری دے دی گئی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتظامیہ پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳۲ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دعا تقدیر کو ٹلاتی ہے اور نیکی عمر کو بڑھاتی ہے

عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر ۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ :۔ حضرت سلمان فارسی کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تقدیر کو کوئی چیز نہیں ٹلاتی۔ مگر دعا۔ اور عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی مگر نیکی۔

چندہ جات لازمی کی وصولی میں تشویشناک کمی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا جب ذکر ہو۔ تو ہر مسلمان اپنے دل میں حسرت سے یہ کہتا ہے۔ کہ کاش میں بھی اس زمانہ میں ہوتا۔ تو مظلومیت کی تائید اور اسلام کی نصرت کے لئے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی عدیم المثال قربانیوں میں حصہ لیکر زندۂ جاوید ہو جاتا۔ احمدی احباب جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے اسلام کی خاطر قربانیوں کا دروازہ اب پھر کھل گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس زمانہ میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ اسے دین کے لئے قربانیوں کا موقع نہیں ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سلسلہ احمدیہ کے اولین خدام نے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی دینی خدمات کے متعلق فرماتے ہیں :۔

"........ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں۔ ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں ...... وہ محبت و اخلاص کے جذبۂ کاملہ سے چاہتے ہیں۔ کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے اہل و عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں"..... (فتح اسلام)

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جماعت نے مجموعی لحاظ سے مالی قربانیوں کا ایک اعلیٰ معیار قائم کیا ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ معتد بہ ایسے احمدی ہیں۔ جو بے شرح اور بے قاعدہ چندہ دینے کے علاوہ بقایا دار ہیں۔ اور ایک خاصی تعداد نادہندگان کی بھی ہے۔ امراء اور عہدہ داران مال سے توقع تھی۔ کہ سالِ رواں میں وہ چندوں کی تنظیم کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں گے۔ اور ایسی بیداری کا ثبوت دیں گے۔ جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ انہیں موجودہ پُرخطر حالات کا پورا احساس ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ واقعات اس کے برعکس ہیں۔ چنانچہ سالِ رواں میں اب تک . . . . . . چندہ جات لازمی کی وصولی میں بجٹ کے مقابلہ میں ازحد کمی ہے۔ . . . . یہ حالت حد درجہ تشویشناک ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور سکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے چندوں کا جائزہ لیں۔ اگر رقمیں وصول ہو چکی ہیں۔ تو روپیہ روک نہ رکھیں۔ بلکہ فوری طور پر مرکز میں روانہ کر دیں۔ اور جو بقایا دار ہیں۔ ان سے بقایاجات وصول کئے جائیں۔ غرضیکہ ہر جماعت اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے پورا زور لگائے۔ اور اپنی مساعی کی رپورٹ نظارت بیت المال کو بھجواتی رہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا: تمام بھائی اور بہنیں دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کو جلد دور کر دے۔ نیز احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری تجارت میں کامیابی عطا فرمائے۔ (شیخ جمیل احمد رشید آف جمیل جی برادرز نشان چھاؤنی۔)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ دعا کو سنتا اور اسے قبول کرتا ہے

"قضائے معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ قرآن کریم سے ملتا ہے۔ یہ الفاظ گو نہیں۔ مگر قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم ترجمہ :۔ دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دعا قبول ہو سکتی ہے۔ اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ اور ہزار ہا کیا کل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو۔ مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا دردمندوں کی دعا کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں۔ کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔" (ملفوظات)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کیلئے سالِ رواں کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے۔ معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔"

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا۔ عورت ہو یا مرد۔ تحریک جدید میں حصہ لے۔ جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے۔"

(۳) "ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اس کا ½ فی صدی زیادہ بوئے۔ اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔"

(۴) "یہ پروگرام میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے...... سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں۔ وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ داری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔" (از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

چک ۲۷/A سندھ میں سیرت النبیؐ کا جلسہ

مورخہ ۲۶/۱۲/۵۴ بمقام چک ۲۷/A ضلع تھرپارکر سندھ بعد نماز عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مبلغ سلسلہ سید احمد علی شاہ صاحب مولوی فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ ساری تقریر مکمل سکون اور خاموشی سے سنی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی تعلیم پر عامل بنا دے آمین۔ خاکسار غلام محمد پریذیڈنٹ چک ۲۷/A ڈاکخانہ کاچھیلو ضلع تھرپارکر (سندھ)

دعائے مغفرت

اللہ دتا پان فروش رتن باغ لاہور کا بڑا لڑکا عمر سات سال اچانک بیمار ہو کر فوت ہو گیا ہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اللہ دتا صاحب کو نعم البدل عطا فرمائے۔

عید الاضحیہ: پچھلے سالوں میں بعض دوست ہمیں قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنے کے لئے روپیہ بھیجتے رہے ہیں۔ اب کے بھی اگر کوئی دوست مرکز سلسلہ میں قربانی کا جانور ذبح کرانا چاہیں۔ تو روپیہ بھیج دیں۔ ہم قربانی کر کے ان کی حسب ہدایت گوشت تقسیم کر دیں گے انشاء اللہ ایک عام جانور کی قیمت -/۳۰، -/۳۵ روپے لگانی چاہیئے۔ اور گائے کے ایک حصہ کی بیس یا بائیس روپے مگر گائے کی قربانی تبھی ہو سکے گی کہ سات حصہ دار پورے ہو جائیں۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ یکم اگست ۱۹۵۴ء

۱۱۵

مویشیوں کی کمی

حکومت مغربی پنجاب نے ہفتہ میں دو دن جمعہ اور ہفتہ کے لئے گوشت کی فروخت بند کر دی ہے۔ بعض لوگوں کو یہ اعتراض ہے کہ بندش کے دو دن اکٹھے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ الگ الگ ہونے چاہئیں کیونکہ بندش کے دو دن اکٹھے آنے کی وجہ سے عوام کو تکلیف ہے۔

پنجاب اینیمل ہسبنڈری ڈیپارٹمنٹ کے ایک ترجمان نے ایسوسی ایٹڈ پاکستان پریس کے نمائندہ کو وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ دو متصل دنوں میں گوشت کی بندش کی وجہ یہ ہے کہ الگ الگ دنوں کی بندش سے وہ مقصد حاصل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے بندش لگانا ضروری سمجھا گیا ہے۔ یہ بندش اس لئے لگائی گئی ہے کہ ہمارے مویشیوں میں جو بے پناہ تخفیف ہو رہی ہے اس کو روکا جائے۔ ایک دن کی بندش کی صورت میں قصاب بندش سے پہلے دن اتنے زیادہ مویشی ذبح کر لیتے کہ دوسرے دن بھی فروخت کر سکیں۔ اور جب باز پرس کی جاتی تو کہتے کہ کل کا بچا ہوا گوشت فروخت کر رہے ہیں۔ اگر ہفتہ میں الگ الگ دن مقرر کئے جائیں تو مقصد پورا نہیں ہو سکتا مگر دو دن اکٹھے بند کرنے سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔

ترجمان نے بتایا ہے کہ پنجاب میں ہر سال ایک لاکھ سے زائد جانور ذبح کئے جاتے ہیں یہ اعداد صرف ذبح خانوں کے متعلق ہیں۔ ذبح خانوں سے باہر یا دیہاتی علاقوں کو بھی شامل کیا جائے تو ذبح ہونے والے جانوروں کی تعداد سوا لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے درمیان ہو جاتی ہے۔ اس طرح مویشیوں کی دولت روز بروز کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جو بہت بڑا نقصان ہے چنانچہ ۱۹۴۶ء سے ۱۹۴۹ء کے درمیانی عرصہ میں پنجاب میں آٹھ لاکھ مویشیوں کی کمی ہوئی۔ جہاں ۱۹۴۹ء میں مویشیوں کی کل تعداد ۸۸ لاکھ ۶۵ ہزار ایک سو اتالیس تھی ۱۹۴۶ء میں ۸۰ لاکھ ۶۵ ہزار پانچ سو بیس رہ گئی چھ سال ساڑھے چھ سال کے عرصہ میں ۸ لاکھ

مویشیوں کی کمی واقعی نازک صورت حال کی مظہر ہے۔ ترجمان نے یہ نہیں بتایا کہ آج تک کتنی کمی ہو چکی ہے۔ یقیناً پہلے سے بہت زیادہ کمی ہوئی ہوگی۔ ایک زراعتی ملک کے لئے جس کے اکثر شہریوں کا گزارہ دودھ دہی اور گھی پر ہو مویشیوں کی تدریج کمی واقعی سخت تشویشناک ہے۔ اور اس کے روکنے کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے تھوڑا ہے۔

مویشیوں کی دولت کو بچانے کے لئے ترجمان نے گوشت کی فروخت پر بندش کے علاوہ یہ بھی بتایا ہے۔ کہ حکومت نے صوبہ سے مویشیوں کی نکاسی روک دی ہے۔ اس کے علاوہ ترجمان نے حکومت کی کسی تجویز پر روشنی نہیں ڈالی۔ جو وہ مویشیوں کے نہ صرف بچاؤ بلکہ ان کی افزائش کے لئے کر رہی ہو۔ ممکن ہے ایسی کوئی تجاویز زیر عمل ہوں جن کا ہمیں علم نہیں۔

ترجمان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ جن سے ان کا مدعا صرف اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ گوشت پر بندش کو بلا عذر تسلیم کر لیں۔ اور گوشت خوری میں کمی کر دیں۔ لیکن اس مسئلہ کا یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے۔ صرف عارضی انتظام ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسے عارضی انتظام سے کیا واقعی ملک کی یہ نہایت ضروری دولت بچائی جا سکتی ہے۔ جس کے بغیر نہ صرف ہم زراعت کا کام ہی نہیں کر سکتے بلکہ ملکی خوراک کا بہترین حصہ گھی۔ دودھ۔ دہی مکھن بلکہ گوشت بھی ضرورت کے مطابق حاصل نہیں کر سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ کیا حکومت نے کما حقہ کوشش کی ہے کہ وہ معلوم کرے کہ دوسرے ترقی یافتہ ممالک نے اس مسئلہ کو کس طرح حل کیا ہے۔ اور میں تجاویز پر وہ عمل کر رہے ہیں۔ کیا انہیں اپنانے کی کوشش کی گئی ہے؟

موجودہ حالات میں گوشت خوری پر پابندی لگانا اور دساور کی برآمد روکنا بے شک عارضی انتظام تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اس مسئلہ کا کوئی مستقل حل نہیں ہے۔ اصل چیز جو کرنے والی ہے۔ اور جس کی طرف ہماری حکومت اور بڑے بڑے زمینداروں کو فوری توجہ دینی چاہیئے وہ ایسی تجاویز سوچنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ جن سے ہم بڑھتی ہوئی ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مویشیوں کی افزائش کر سکیں۔

سب سے پہلا نقص یہ ہے کہ ہمیں ابھی تک ہمیں اس بات کا بھی احساس نہیں کہ گائیوں اور بھینسوں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں بعض دودھ کے لئے اچھی ہوتی ہیں۔ تو بعض مکھن کے لئے اور بعض صرف کھانے کے کام کی ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک میں ایسی سائنٹفک تقسیم کا کوئی انتظام نہیں۔ مال مویشی رکھنے والے عموماً جب جانور دودھ دینا چھوڑ دے قصاب کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور قسم کا کوئی خیال نہیں کرتے۔

بے شک ہمارے ملک میں مویشی منڈیاں لگائی جاتی ہیں۔ اور اچھی نسلوں کے لئے انعام بھی دیئے جاتے ہیں۔ لیکن اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوا۔ اس طرف بھی حکومت کو زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پھر ہمارے ملک میں چراگاہیں بہت کم ہیں۔ اور وسیع پیمانے پر جانور پالنے کا قطعاً کوئی رجحان نہیں حالانکہ اگر ہمارے بڑے بڑے زمیندار اور متمول لوگ چاہیں تو دریاؤں کے کناروں پر چراگاہیں بنا کر وسیع پیمانے پر مویشیوں کے پالنے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اس میں بھی حکومت راہ نمائی کر سکتی ہے۔ اور نمونہ کے مویشی فارم قائم کر کے عوام کو اس دولت کے بڑھنے کی ترغیب دلا سکتی ہے۔

ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ دودھ دہی اور گھی کی طرح گوشت بھی ہماری خوراک کا ایک نہایت ضروری جزو ہے۔ اس میں مستقل کمی یقیناً ملکی طاقت پر اثر انداز ہوگی۔ اس لئے ہمیں جلد از جلد ایسی سکیمیں سوچنی چاہئیں جن سے نہ صرف اس ملک کے شہریوں کو گوشت حسب ضرورت سستے داموں میسر ہو۔ بلکہ دودھ دہی اور گھی بھی وافر ملنے لگے۔ اور زراعتی کاموں کے لئے مویشیوں کی مضبوط اور کارآمد نسلیں دستیاب ہوں۔ اگر حکومت راہ نمائی کرے۔ اور ہمارے بڑے بڑے زمیندار اس طرف توجہ دیں۔ تو چند ہی سالوں میں صورت حال بالکل بدل سکتی ہے۔

آج وزیر اعظم کراچی میں خوراک اور زراعت کی کونسل کا افتتاح کر رہے ہیں۔ اس میں ۸۰ سکیمیں غور کرنے کے لئے وصول ہوئی ہیں جن میں سے ۵۰ سکیمیں زراعت کے متعلق ہیں اور ۳۰ اینیمل ہسبنڈری کے متعلق ہیں توقع ہے کہ اس کونسل میں مویشیوں کی زیادہ سے زیادہ افزائش کی سکیموں پر اس لحاظ سے پوری توجہ دی جائے گی۔ کہ ملک میں دودھ دہی اور گھی کی افزائش کے ساتھ گوشت جیسی خوراک کی افزائش بھی ممکن ہو سکے۔

مشرقی پاکستان میں گورنری راج

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے مشرقی بنگال سے کراچی کا سفر اختیار کرنے سے پہلے تیج گاؤں کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ

"میں مشرقی بنگال میں جلد از جلد پارلیمانی حکومت کے دوبارہ قیام کے لئے بہت فکرمند ہوں۔ مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ ابھی وقت نہیں آیا کہ پارلیمانی حکومت کی مشینری بلا خرخش اور موثر کام کر سکے گی۔"

اس امر کے متعلق دو رائیں نہیں ہیں کہ متحدہ محاذ کی چار دن کی حکومت ملک و قوم کے لئے ایک بہت بری حکومت ثابت ہوئی۔ مشرقی پاکستان میں نہ صرف انتشار پھیل گیا۔ اور لاقانونی کا دور دورہ ہو گیا۔ بلکہ وہاں ملکی تباہی کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ ایسے نازک حالات میں پارلیمانی حکومت کا التوا اور گورنری راج کی ضرورت واضح ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو صورت حال کا سنبھلنا مشکل ہو جاتا۔ اگرچہ بقول وزیر اعظم اب حالات سدھر رہے ہیں۔ مگر ابھی حالات ایسے نہیں کہ پارلیمانی حکومت کو بحال کیا جا سکے۔

اس میں سب سے بڑی مشکل شاید کسی ایسے لیڈر کی نایابی ہے جو متحدہ محاذ میں شامل ہونے والی تمام پارٹیوں کو سنبھال سکے۔ اور تمام پارٹیاں کسی واحد شخص کی قیادت پر متفق ہو جائیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر کیا ہوگا۔ اس کا جواب وقت ہی دے سکتا ہے۔

تحریک جدید دفتر اول کے

السابقون الاولون

جن کی انیس سالہ فہرست کتاب میں شائع ہونے کے لئے بن رہی ہے۔ بحضور دل یاد رکھیں۔ کہ جن مجاہد کا انیس سال میں سے کوئی بقایا نہ ہوگا۔ اسی کا نام ہی فہرست میں آئے گا۔ اگر آپ کا کوئی بقایا ہے۔ تو بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں لکھوا لیں

(وکیل المال تحریک جدید)

مسئلہ تعدد ازدواج قرآن مجید کی روشنی میں

رسالہ طلوع اسلام کی غلط تفسیر کا تازہ نمونہ

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین)

احادیث نبویہ کے منکرین اہل قرآن گروہ کا رویہ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کے نام پر غلط سلط مسائل ایجاد کرکے ہوائے نفس کی پیروی کرتے ہوئے سلف صالحین اور امت کے بزرگوں پر زبان طعن دراز کرتے رہتے ہیں۔

اسلام نے انسانی فطرت اور انسانی ضرورتوں کے پیش نظر تعدد ازدواج کی اجازت فرمائی ہے قرآن مجید نے بیویوں سے حسن سلوک کو رشتہ نکاح کے لئے اساسی شرط قرار دیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کریں قرآن مجید اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں نکاح میں لانے والا مرد عدل و انصاف کرنے کا پورا پورا ذمہ دار ہے۔ اور بے انصافی کرنے کی صورت میں اللہ تعالےٰ کے ہاں سزا کا مستوجب ہے۔ اسلامی قانون کی رو سے بے انصافی کرنے والے کو ایک طرف حکومت انصاف کرنے پر مجبور کرے گی۔ اور دوسری طرف بیوی کو اختیار ہو گا۔ کہ اس سے علیحدگی (خلع) اختیار کر لے۔ ابتدا سے مسئلہ تعدد ازدواج کی یہی شرعی حیثیت ہے۔ اور ائمہ و علماء اسی پر قائم ہیں۔ گویا اسلام میں نہ تو بلا قید و شرط تعدد ازدواج کو روا رکھا گیا ہے۔ اور نہ ہی انسانی فطرت کو مسخ کرکے اور انسانی ضرورتوں کے فطری طریق کا انکار کرکے تعدد ازدواج کو حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ بلکہ اسلام نے ایک درمیانہ راستہ اختیار فرمایا ہے۔

ظاہر ہے کہ جہاں ایک سے زیادہ رشتہ دار ہوں گے۔ بیٹے ہوں بیٹیاں ہوں۔ بھائی ہوں بہنیں ہوں یا بیویاں ہوں۔ وہاں پر انسان کے دل کا میلان بعض وجوہ و اسباب کی بناء پر ایک عزیز کی طرف زیادہ ہو سکتا ہے۔ میلان کی یہ کمی بیشی اس رشتہ دار کی ذاتی یا اضافی خوبیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ انسانی قلب کا یہ رجحان انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ اسی قلبی میلان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقہ (نساء) کہ دلی رجحان کے لحاظ سے تم بیویوں میں پورا پورا عدل نہیں کر سکتے۔ خواہ تم اس کے لئے کتنی کوشش کرو۔ پس چاہیئے کہ ایسا نہ ہو کہ ایک بیوی کی طرف ہی پورے طور پر جھک جاؤ۔ اور دوسری کو درمیان میں لٹکی ہوئی (کالمعلقہ) کی طرح چھوڑ دو۔ اس جگہ جس عدل کے قیام کو ناممکن قرار دیا گیا ہے۔ وہ قلبی میلان کے معنی ہے۔ جس پر جملہ "فلا تمیلوا کل المیل" بھی شاہد ہے۔ اسی لئے عدل کو ناممکن قرار دیتے ہوئے یہ حکم نہیں دیا۔ کہ پھر دوسری شادی مت کرو۔ بلکہ فرمایا۔ کہ دیکھنا صرف ایک ہی کی طرف نہ جھک جانا۔ اور دوسری کو اس کے حقوق سے محروم نہ کر دینا۔ گویا اس عدل کو انسانی طاقت سے باہر قرار دینے کے باوجود دوسری شادی کو ممنوع قرار نہیں دیا گیا۔ ہاں ضروری سلوک اور معاملات و حقوق میں قیام عدل کی تلقین کی گئی ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (النساء) کہ اگر تمہیں خطرہ ہو کہ متعدد بیویوں میں عدل قائم نہ کر سکو گے۔ تو پھر تمہیں ایک ہی بیوی سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔

دونوں آیتوں پر تدبر کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ عدل دو قسم کا ہے۔ ایک عدل (۱) قلبی دوسرا عدل (۲) ظاہری۔ پہلی قسم کا عدل انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ دوسری قسم کا عدل انسان کے اختیار میں ہے۔ اس لئے قسم اول کے عدل نہ کر سکنے پر انسان سے شرعی مواخذہ نہ ہوگا۔ لیکن قسم دوم کے عدل کو ضائع کرنے کی صورت میں اس سے مواخذہ ہوگا۔ گویا قلبی میلان کی کمی بیشی قابل گرفت نہیں۔ کیونکہ یہ چیز انسان کے بس میں نہیں۔ لیکن معاملہ اور سلوک کی کمی بیشی سے انسان مجرم بن جاتا ہے۔ پس قرآن مجید نے تعدد ازدواج کے لئے جس عدل کو شرط قرار دیا ہے۔ وہ ظاہری سلوک اور ظاہری معاملہ کا عدل ہے۔ اور جس عدل کو قرآن مجید نے مرد کے لئے ناممکن العمل ٹھہرایا ہے وہ میلان و رجحان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس تطبیق سے ظاہر ہے۔ کہ آیات قرآنیہ میں کسی قسم کا تضاد و تخالف نہیں ہے۔

اہل قرآن (منکرین حدیث) کا ذہنیت ہواکے رخ کی پیروی کرنا ہے۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی رو سے دوسری شادی روا نہیں۔ وہ مسلمانوں کے چودہ سو سالہ تعامل کو "ظالمانہ قاعدہ" کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ مگر دراصل یہ سب کچھ قرآن مجید پر عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ رسالہ "طلوع اسلام" کراچی لکھتا ہے:-

"اس سے زیادہ کون انسانی فطرت اور ازدواجی تعلقات کے تقاضوں کی نزاکت اور اہمیت سے واقف ہے۔ اس لئے سورہ نساء میں جہاں تعدد ازدواج کے لئے انصاف کی شرط مقرر کی گئی ہے ساتھ ہی مردوں کو اس حقیقت سے متنبہ کر دیا گیا ہے کہ اس بارے میں اپنی استعداد کی نسبت کسی خوش فہمی اور حسن ظن میں مبتلا نہ رہو۔ اور یہ نہ سمجھو کہ تم آسانی کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کر سکو گے۔ چنانچہ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم یعنے عورتوں کے درمیان عدل قائم کرنا ایک محال کام ہے۔ خواہ تم اس کی کتنی ہی خواہش رکھتے ہو" (جولائی ۱۹۵۳ء صفحہ ۵۳)

اس جگہ مضمون نگار نے آیت کے آخری حصہ فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقہ کو حذف کرکے غلط اثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر اسے درج کرکے اس کا بھی ترجمہ کر دیا جاتا تو بات واضح ہو جاتی کہ جس عدل و انصاف کی شرط سے تعدد ازدواج کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کا مفہوم اور ہے اور جس عدل کو اس جگہ غیر مستطاع ٹھہرایا جا رہا ہے۔ اس کی نوعیت اور ہے۔ اسی لئے تو دونوں آیتوں میں الگ الگ حکم کا ذکر کیا گیا ہے اگر یہ صورت تسلیم نہ کی جائے۔ تو ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید کی آیات میں نعوذ باللہ اختلاف ہے۔ اسی ذیل میں دوسری آیت کے سلسلہ میں طلوع اسلام نے لکھا ہے۔

"عظیم ترین ظلم یہ ہے کہ جن قواعد کو اسلامی قانون کہا جا رہا ہے۔ ان میں سے اکثر یا تو قرآنی احکام کے صریحاً خلاف ہیں۔ یا ان احکام میں ناجائز تحریف اور ان کی غلط تفسیر کرکے وضع کئے گئے ہیں انہی قواعد میں سے تعدد ازدواج کا مسئلہ ہے۔ عام طور پر فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو غیر مشروط طور پر بیک وقت چار تک بیویاں نکاح میں رکھنے کی اجازت ہے۔ اس لئے سورہ نساء کی ایک آیت پر انحصار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس آیت کا سیاق سباق اور الفاظ واضح طور پر ظاہر کر رہے ہیں کہ یہاں تعدد ازدواج کے لئے عام قاعدہ نہیں مقرر کیا گیا بلکہ ایک خاص قومی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک استثنائی صورت کی اجازت دی گئی ہے۔ چنانچہ متعلقہ دو آیات کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ "اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور اچھی چیز کو ردی سے نہ بدلو۔ اور ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر مت کھاؤ کیونکہ یہ بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو۔ کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے۔ تو ایسی عورتوں سے نکاح کر لو ...... دو تین چار تک" گویا اصل مقصد ان بیوگان کی حفاظت ہے جن کے ساتھ یتیم بچے ہیں" (جولائی ۱۹۵۳ء صفحہ ۴۶)

طلوع اسلام نے آیت قرآنی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث وربع کے ترجمہ و تفسیر میں غلطی کھائی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ یتامیٰ کی حفاظت کی جائے۔ بیوگان کی حفاظت کی جائے۔ یتامیٰ کے اموال کی نگرانی کی جائے اور انہیں ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ یہ سب کچھ درست ہے۔ اس کا ذکر سورۂ نساء اور دوسری سورتوں میں موجود ہے۔ مگر آیت زیر نظر میں اللہ تعالےٰ نے مسئلہ تعدد ازدواج کا ذکر فرمایا ہے۔ آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث وربع (نساء ع۱) کی تفسیر کرنے سے پہلے سورۂ نساء کی آیت ۱۲۷ وما یتلیٰ فی الکتاب فی یتامی النساء التی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس مؤخر الذکر آیت نے واضح کر دیا کہ پہلی . . . . . . آیت میں الیتامیٰ سے مراد وہ یتیم لڑکیاں ہیں جن سے لوگ شادی کر لیتے تھے۔ اور پھر بے انصافی کرتے تھے۔ اور ان کے حقوق ادا نہ کرتے تھے۔ اس تشریح کی روشنی میں آیت وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کا صحیح اور واضح ترجمہ یہ ہے کہ:-

"اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حقوق کی منصفانہ ادائیگی نہ کرو گے۔ تو دوسری (غیر یتیم) لڑکیوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں۔ ان سے شادی کر سکتے ہو۔ دو تین اور چار تک"

گویا اللہ تعالیٰ نے تعدد ازدواج کی اس صورت کو غیر یتیم لڑکیوں سے شادی کرنے سے مقید کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ بات اسی صورت میں ہونی چاہیئے جب کہ تمہارا ضمیر اور دل پوری طرح مطمئن ہو سکے اس

اسلام کی خصوصیات

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اسلام کی پہلی خصوصیت کہ اسلام کامل دین ہے۔ وہ عالمگیر مذہب ہے۔ اور سب جہان کے لئے ہے۔ چنانچہ قرآنی شریعت کے بارہ میں ارشاد فرمایا۔ ماھو الا ذکر للعالمین (ع) کہ وہ سب جہان کے لئے ذکر و نصیحت ہے۔ قرآن مجید سے پہلے جتنی کتب سماویہ ہوئی ہیں۔ ان میں سے کسی کا بھی دعویٰ نہیں کہ اس کی تعلیم ساری دنیا کے لئے ہو اور نہ ہی ان کی تعلیم ایسی تھی جو ہر زمانہ اور ہر ملک کے لئے کافی ہو سکتی۔ کہ ان کتابوں کے پیروؤں نے ان تعلیمات پر عمل چھوڑ دیا ہے۔ اور آئے دن ان میں تحریف و ترمیم ہوتی رہتی ہے۔

مگر بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "بعثت الی الناس کافۃ" کہ میں تمام نسل انسانی کے لئے مامور ہوا ہوں۔ آپ نے صرف اسی قول ہی پر اکتفا نہیں فرمایا۔ بلکہ دنیا کے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو تبلیغی اور دعوتی خطوط لکھ کر اور یہودی۔ عیسائی۔ مجوسی۔ رومی۔ ایرانی مصری۔ شامی اور ہر رنگ و نسل اور ہر طبقہ اور علاقہ کے انسانوں کی بیعت لے کر ثابت کر دیا کہ ان کا مشن تمام عالم کے لئے ہے وہ کسی ایک قوم یا ملک یا خطہ سے مخصوص نہیں۔

(۲) **اسلام کی دوسری خصوصیت** یہ ہے کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس کی تعلیم ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتی ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کی روحانی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور معاشرتی تعلیمات کا خاندار مجموعہ قرآن مجید ہے۔ اور اس کی تعلیم نہ مختص الزمان ہے اور نہ ہی مختص القوم۔ بلکہ ایک کامل اور عالمگیر تعلیم ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" (سورہ مائدہ ع)

کہ "دین اسلام کو خدا نے کامل کر دیا ہے۔ اور اس طرح اپنی نعمت کو مکمل فرما دیا ہے۔ اور اب دین اسلام ہی خدا کا پسندیدہ دین ہے" نیز فرمایا "فیھا کتب قیمہ" کہ قرآن مجید میں ایسی تعلیمات ہیں۔ جو ہمیشہ قائم رہیں گی۔ اور کبھی منسوخ نہیں ہونگی اور اسلام سے قبل کے مذاہب کی سب اصولی تعلیمات کا نچوڑ اس میں آگیا ہے۔ گویا اگر پہلی آسمانی کتب کو پھولوں سے تشبیہ دی جائے تو قرآن مجید ایک "گلدستہ" کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳۔ اسلام کی تیسری خصوصیت یہ ہے

کہ اس کی تعلیم ہی کامل نہیں۔ بلکہ اس تعلیم کا کامل عملی نمونہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں موجود ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" کہ خدا کا رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے نیک نمونہ ہیں۔ ہر انسان نمونہ کا محتاج ہے۔ ہم اپنی روحانیت اور اخلاق کی تکمیل و ترقی کے لئے ایک نمونہ کے محتاج تھے۔ سو وہ کامل نمونہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ آپ زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ کیونکہ آپ زندگی کے ہر دور میں سے گذرے ہیں۔ اور ہر شعبۂ حیات میں ایک اعلیٰ درجہ کا عملی نمونہ چھوڑا ہے۔ گویا قرآن مجید کی عملی تفسیر و تصویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ اسی حقیقت کو حضرت عائشہ صدیقہ نے کان خلقہ القرآن کے مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

۴۔ اسلام کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ

وہ ایک زندہ مذہب ہے۔ مذہب کا نقطۂ مرکزی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وصال اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اور یہ امر موقوف ہے۔ اس کی ذات اور صفات اور افعال کی معرفت پر۔ اسلام اللہ تعالیٰ کو اس رنگ میں پیش کرتا ہے۔ کہ وہ ایک ہستی ہے۔ جو تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ اور ہر قسم کے عیوب سے منزہ اور پاک ہے۔ اور اس کی صفات ازلی و ابدی ہیں۔ وہ اپنی ذات۔ صفات اور افعال میں واحد لاشریک ہے۔ لیس کمثلہ شیئ۔ الحی القیوم خالق کل شیئ۔ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید ہے۔ مگر دیگر مذاہب پر نظر کر کے دیکھو۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس سے خدا کا حقیقی عرفان حاصل ہو۔ کیا اس خدا پر ایمان لائیں جسے جوڑنے توڑنے کا منصب دیا گیا ہے اور روح اور مادہ اس کی ازلیت میں شریک ہیں اور جب یہ چیزیں اس کی پیدا کی ہوئی نہیں۔ تو بتلاؤ کیوں احسان مند ہوں۔ اور اس کی عبادت کریں اسی طرح عیسائی مذہب تین برابر ایک (تثلیث) کا مسئلہ پیش کرتا ہے۔ جو خلاف عقل ہے۔ اور پھر جسے وہ خدا مانتا ہے۔ اس کی نسبت یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ وہ صلیب پر فوت ہوا۔ اور اسے قیامت کا علم نہ تھا۔ مگر اسلام حقیقی خدا کا جو اعلیٰ درجہ کی صفات کا مالک ہے۔ پیش کرتا ہے۔ وہ آج بھی اپنی تجلیات اپنے بندوں پر ظاہر فرماتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے کلام و الہام سے مشرف فرماتا ہے۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

ادعونی استجب لکم۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ مجھ سے دعا مانگو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ کا پر امید ارشاد مومنوں کے لئے موجب تسکین و اطمینان ہے۔ وہ اس امید پر پوری جدوجہد کرتے اور اس کے وصال کو پاتے ہیں۔ کیونکہ اس کا یہ بھی وعدہ ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت ع ۷) کہ جو شخص ہماری لقاء کے لئے کوشش و سعی کرے ہم اس کی رہنمائی کر کے منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ مذہب اسلام کی تعلیم کو ایک ایسے شجرہ طیبہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس کی جڑ مضبوط ہو۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں۔ اور پھر وہ ہر زمانہ میں اپنا پھل دے

اور یہ محض تشبیہ و خیال ہی نہیں۔ بلکہ عملی طور پر ۱۳۵۰ سال میں اس امت میں بے شمار اولیاء، ابدال و اقطاب اور مجددین گذرے ہیں جنہوں نے اسلام کے شجر اور درخت کے روحانی اور شیریں پھل کھائے۔ وہ خود خدا پر زندہ یقین رکھنے والے تھے۔ اور ان کی عملی زندگی خدا کی ہستی پر ایک زبردست دلیل تھی۔

۵۔ اسلام کی پانچویں خصوصیت یہ ہے۔

کہ اسلام کی مسلمہ الہامی کتاب قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کی لفظی و معنوی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ ہم نے ہی اس کتاب کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ وار ہیں۔ چنانچہ باوجود ساڑھے تیرہ سو برس گذر جانے کے یہ قرآن مجید بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کے س تک من و عن اسی طرح محفوظ ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ اور اس کے اندر کوئی ذرہ برابر بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ نیز خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے حفظ کا مومنوں کے دلوں میں شوق پیدا کر کے اس کلام پاک کو سینوں میں محفوظ کرا دیا۔ اور اس کلام پاک کی معنوی حفاظت کے لئے اس امت محمدیہ میں مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ قرآن مجید کی لفظی حفاظت کے بارے میں دو مشہور مستشرقین کی رائے ملاحظہ فرمائیے

(۱) سر ولیم میور لکھتے ہیں۔

There is otherwise every security internal and external that we posses that text which Mohammad himself gave forth and used.

- - - - - - - - - - - -

(۲) جرمن مستشرق نولڈکی کی رائے سنئے

Efforts of Europeons to prove the existance of later interpolations in the Quran have failed

(انسائیکلوپیڈیا)

دونو شہادتوں کا خلاصہ یہ ہے:- کہ ہر قسم کی خارجی اور داخلی ضمانت اس بارے میں موجود ہے۔ کہ موجودہ قرآن وہی ہے۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ اور یورپین علماء کی یہ کوشش کہ وہ قرآن مجید میں کوئی تحریف ثابت کریں۔ بالکل ناکام رہی ہے۔

لیکن افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے۔ کہ دیگر مذاہب کی کتب مرور زمانہ کی وجہ سے تحریف و تبدل سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔ کیونکہ ان کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالیٰ نے نہیں لیا تھا۔ اس لئے جو اطمینان و تسکین قرآن مجید کے بارے میں حاصل ہے وہ کسی اور کتاب کے بارے میں حاصل نہیں ہو سکتا۔

۶۔ **اسلام کی چھٹی خصوصیت** یہ ہے کہ اسلام کی مسلمہ الہامی کتاب قرآن مجید میں کوئی ایسا قول نہیں۔ جو خدا کے فعل کے مخالف ہو۔ بلکہ خدا کے قول و فعل میں پوری پوری مطابقت ہے۔ اس کو دوسرے لفظوں میں یوں بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ کہ مذہب خدا کا قول ہے۔ اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ قرآن مجید کے بیان کردہ اصول سائنس کے ہرگز مخالف و متعارض نہیں یعنی مذہب و سائنس میں کوئی تضاد نہیں چنانچہ قرآن مجید کی یہ تحدی ہے۔ کہ تاریخی اعتبار سے یا سائنس کے اعتبار سے .... سے تم جتنی چاہو تحقیق کر لو مگر تم قرآن مجید کے بیان کردہ واقعات یا نظریات کو غلط ثابت نہیں کر سکتے۔ گویا قرآن مجید دائمی صداقتوں پر مشتمل ہے۔ اور فلسفہ تاریخ اور سائنس کی تحقیقات اسے باطل نہیں کر سکتیں چنانچہ فرمایا:- لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ (حم سجدہ ع ۵) فیھا کتب قیمۃ (سورہ البینۃ)

ترجمہ:- باطل قرآن مجید کے آگے سے اور پیچھے سے نہیں آ سکتا۔ اس میں ایسی تعلیمات ہیں جو قائم و دائم رہیں گی۔

ایک تاریخی مطالعہ

عہد عباسیہ میں علوم وفنون کی ترقی

ہماری تاریخیں جو کہ پرانے زمانے میں لکھی گئیں زیادہ تر خلفاء کے حالات سے بھرپور ہیں کسی زمانہ کے تاریخی حالات لکھ دینے یا پڑھ لینے سے اس زمانہ کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک کہ ہمیں یہ نہ معلوم ہو کہ اس زمانہ کی تہذیب اور تمدن کیا تھا۔ اس زمانہ میں علوم وفنون نے کیا ترقی کی۔ آج کی محفل میں ہم عباسیوں کے زمانہ کے علوم فنون پر بحث کریں گے۔ علوم وفنون کی جن حدوں کو عربوں نے آج سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے عبور کر لیا تھا۔ موجودہ زمانہ کی متمدن اور مہذب قومیں آج ان کی حدود تک پہنچتی ہیں ان کے زمانہ میں کسی ایک ہی چیز میں ترقی نہ ہوئی۔ بلکہ فلسفہ، سائنس، ادب غرضیکہ ہر شعبے میں ترقی ہوئی۔ ذیل میں ان کا مختصر سا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

اہل عرب کو تاریخ و جغرافیہ سے بڑی دلچسپی تھی۔ عربوں میں خاص کر عہد عباسیہ میں بڑے بڑے مورخ پیدا ہوئے۔ جن میں بلاذری المسعودی اور طبری بہت مشہور ہیں۔ طبری کا اصلی نام ابوجعفر محمد بن جریر تھا۔ اس نے کئی کتب لکھیں۔ جن کو بعد میں المکین نے مکمل کیا ہمدانی نے جنوبی عرب کے متعلق تاریخ لکھی جس میں عرب قبائل، ان کی دلچسپیوں، تحریروں وغیرہ کا مفصل تذکرہ ملتا ہے۔ مسعودی اور ابن الاثیر نے بھی اپنی کتب میں عربوں کے حالات قلم بند کئے ہیں انکی کتب کے مطالعہ سے ہمیں عربوں کی خصوصیات کا پتہ چلتا ہے۔ ابن الاثیر عراق کا باشندہ تھا۔ اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ موصل میں بسر کیا۔ اور موصل کے اتابکیوں کی تاریخ لکھی۔ اس کے علاوہ اس کی کتاب ”الکامل“ بہت مشہور ہے۔ اور بہترین تاریخی کتب میں شمار کی جاتی ہے۔ مسعودی نے اسلامی ممالک کا دورہ کیا۔ اور مختلف قوموں کے حالات اپنے سفرنامہ میں بیان کئے۔ اس کی کتب میں ”مطرۃ الزمان“ اور ”مروج الذہب“ بہت مشہور ہیں۔

عربوں کو سفر کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے دور دراز کے ملکوں کا سفر کیا اور وہاں کے طبعی اور قدرتی حالات کا ذکر کیا۔ عرب جغرافیہ دانوں میں یاقوت، المسعودی، ادریسی الخوارزمی، مسلم بن حمیر، ابن فضلان وغیرہ مشہور جغرافیہ دان تھے۔ نقشہ کشی کا کام جو آج کے جغرافیہ کا ایک ضروری جزو سمجھا جاتا ہے۔ اس میں آ جسے

سیکڑوں برس پہلے مسلمانوں نے عباسیوں کے زمانہ میں بے حد ترقی کی۔ الخوارزمی نے فن نقشہ نویسی پر ایک کتاب لکھی الادریسی نے مشرق قریب اور مشرق بعید وغیرہ کا سفر کیا اور دنیا کا ایک ایسا نقشہ بنایا جس میں اس نے افریقہ کے ناقابل گزر راستے خاص طور پر دکھلائے ادریسی کا نقشہ آج تک صحیح تصور کیا جاتا ہے۔ چند علماء نے مل کر ایک جماعت قائم کی۔ جس کا نام اخوان الصفا رکھا گیا۔ جغرافیہ کے سلسلے میں اس جماعت نے متعدد رسائل شائع کئے جن میں سورج گرہن اور چاند گرہن کی وجوہات کا ذکر کیا۔ موسم کی تبدیلی کی وجہ سورج کو بتایا زلزلہ اور بارش کی صحیح وجہ بیان کی۔ المسعودی نے اپنی کتاب میں زمین ہیئت اور مون سون ہواؤں کے متعلق لکھا۔

ہندوستان کے لوگ علم نجوم اور علم طب میں بہت ماہر تھے۔ خلفائے عباسیہ نے انہیں بغداد آنے کی دعوت دی۔ بغداد بلا کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ انہیں اعلےٰ عہدوں پر فائز کیا۔ ہارون الرشید نے ”ایک بیت الحکمت“ قائم کیا۔ اور بعد کے تمام خلفاء نے اس کو وسعت دی۔ بیت الحکمت میں مختلف علوم کی کتب ترجمہ کی جاتی تھیں۔ لہٰذا سب سے پہلے ہندوستانی کتب کے ذخیرے کو عربی میں تبدیل کیا گیا جب ان ترجموں کا دور ختم ہو گیا۔ تو پھر طبعزاد کتب تصنیف کی گئیں۔ بعد میں ان کتب کا ترجمہ مختلف یورپی زبانوں میں ہوا۔

مامون الرشید کے عہد میں یحییٰ بن ابی منصور، خالد بن عبدالملک جیسے نامور نجومی پیدا ہوئے۔ دسویں صدی عیسوی میں ایک مشہور نجومی البستانی ہوا۔ جس کی کتاب کا ترجمہ لاطینی زبان میں ہوا۔ اور یورپ میں علم نجوم کی بنیاد اسی کتاب پر رکھی گئی محمد بن موسیٰ نے مامون الرشید کے ارشاد پر ہندوؤں کی مشہور کتاب ”سدھانت“ کو عربی جامہ پہنایا الکندی جس کا پورا نام یعقوب بن اسحاق الکندی تھا۔ اس نے علم طب، علم ریاضی، علم نجوم اقلیدس اور فلسفہ پر کتابیں لکھیں۔ موسیٰ بن شاکر ہارون الرشید کے عہد کا ایک بہت بڑا انجینئر تھا۔ اس کے لڑکوں نے علم نجوم میں بڑا کمال حاصل کیا۔ اور علم نجوم کو اپنا مقصد حیات بنا لیا۔ انہوں نے زمین کے حجم کے متعلق خسوف اور کسوف

(سورج اور چاند گرہن) کے متعلق بے شمار معلومات حاصل کر کے قلم بند کیں مامون کے زمانہ میں زمین کی پیمائش کی گئی۔ اور علماء کی ایک کمیٹی بنائی جنہوں نے سنجار جو خراسان میں ہے وہاں پیمائش کر کے طول بلد اور عرض بلد معلوم کیا۔ موجودہ زمانہ کے طول بلد اور عرض بلد سے اس زمانہ کا طول بلد اور عرض بلد کچھ کم ہے۔ نجوم کے سلسلے میں ابومعشر کی کتاب ایک بلند پایہ کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ مامون کے عہد میں ایک رصدگاہ قائم کی گئی۔ جو دنیا میں پہلی رصدگاہ تھی۔ اس میں چاند، سورج اور مشتری کے متعلق تحقیقات کی گئی۔

متوکل کے زمانہ میں علم ہیئت نے بڑی ترقی کی اور بہت سے پیچیدہ مسائل عالمانہ طریق پر حل کئے گئے۔ سورج اور ستاروں کی گردش کے متعلق حیرت انگیز معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ذکریا رازی نے ”ہیئت العالم“ کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

متوکل کے ہی زمانہ میں ابوالحسن ہوا۔ جس نے دوربین ایجاد کی۔ ماوردالنہری زرغانی نے بیل پیچا یعنی دریا کی گہرائی ناپنے کا آلہ ایجاد کیا۔ ذات الاوطار وقت معلوم کرنے کے لئے ذات الارتفاع و قسمت سمت معلوم کرنے کے لئے۔ مسلمانوں نے ایجاد کئے۔ غرضیکہ اس زمانہ میں بڑے بڑے ماہرین علم نجوم پیدا ہوئے فلسفہ میں مسلمانوں نے بہت کچھ یونانیوں سے لیا۔ مگر جتنا لیا تھا اس سے زیادہ مسلمانوں نے دنیا کو دیدیا بنو عباس کے زمانہ میں اعلےٰ درجہ کے فلسفی پیدا ہوئے مثلاً فارابی، الکندی بوعلی سینا وغیرہ یہ بڑے جلیل القدر فلسفی تھے۔

یعقوب بن اسحاق الکندی علم کائنات کا زبردست ماہر اور فلسفے کے فن میں باکمال تھا فارابی اپنے زمانہ کا ارسطو تھا ابن سینا اپنے زمانہ کا سب سے بڑا مفکر اور فلاسفر تھا۔ یہ سب لوگ اس فن کے امام تسلیم کئے جاتے ہیں۔

سب سے زیادہ جس چیز پر عباسی عہد کو فخر کرنا چاہیئے وہ علم کیمیا کی ترقی ہے مسلمانوں نے علم نباتات اور علم الارض میں بھی خاصی ترقی کی۔ اس کے علاوہ حیاتیات اور حیوانات کے متعلق بہت سی کتب لکھی گئیں ابوعثمان عمر نے ”کتاب الحیوان“ تصنیف کی۔ جو مشہور کتاب ہے۔ اس میں جانوروں کی کشمکش حیات پر مسلسل بحث کی گئی ہے۔ مسلمان کیمیا دانوں نے بہت سے ایسے طریقے

وضع کئے جن کا علم اس سے پہلے کسی کو نہ تھا منصور کے زمانہ میں جابر بن حیان علم کیمیا کا زبردست عالم گزرا ہے۔ یورپی علماء آج تک اس کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں ـــ موجودہ زمانہ کے ارگ اسبات پر محو حیرت اور انگشت بدنداں ہیں کہ مسلمانوں نے اس سے پہلے اتنی شاندار ترقی کیسے کی۔ کوفہ کا رہنے والا ابوموسیٰ جعفر ماڈرن کیمیا کا موجد تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر ماہرین بھی پیدا ہوئے۔ اہل یونان نے جو اصول وضع کئے تھے۔ مسلمانوں نے ان اصولوں کا تجربہ کر کے ترقی دی۔ مسلمانوں نے معدنیاتی تیزاب کا پتہ چلایا

کیمیا کی بہ نسبت مسلمانوں کو طب میں اتنی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ جتنی کہ ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ اس راہ میں مذہبی رکاوٹیں تھیں۔ مسلمان چیر پھاڑ اور بعض دوسرے کام نہ کر سکتے تھے۔ بہرحال جو کچھ بھی مسلمانوں نے کیا۔ اس احسان سے طب کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی

محمد بن ذکریا الرازی نے طب کی انسائیکلوپیڈیا مرتب کی تھی اور بوعلی سینا تو اس فن کا امام مانا جاتا ہے۔ اس کی شہرۂ آفاق کتاب ”قانون“ عرصۂ دراز تک یورپی ممالک میں بطور ٹیکسٹ بک طب کے اسکولوں داخل رہی۔ سولھویں صدی تک صرف لاطینی زبان میں اس کے سولہ ترجمے ہوئے

فن طب نے جو ترقی ہارون کے زمانہ میں کی شاید ہی کسی دوسرے خلیفہ کے زمانہ میں کی ہو۔ ہندوستان جو اس زمانہ میں طب کے لئے مشہور تھا۔ وہاں سے ہارون نے حکماء کو بغداد بلوا بھیجا اور انہیں شفاخانوں میں اعلےٰ عہدوں پر فائز کیا اسی کے عہد میں ہندوستان کا مشہور طبیب اور فیلسوف حکیم منکہ بغداد آئے۔ اسکے علاوہ جنجل اور شافاتی بھی مدعو کئے گئے۔ خلیفہ نے ان کی بڑی عزت افزائی کی۔ اسی کے عہد میں ویدک کا ماہر صالح بھی بغداد آیا۔ موجودہ زمانہ کے ڈاکٹر اور ماہرین طب، عربوں کی طب اور جراحی میں مہارت جو انہوں نے کئی سو سال پہلے پیدا کی دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں

عرب زمانہ جاہلیت میں بھی شاعری کے دلدادہ تھے اور ان کا یہ شوق اسلام کے بعد بھی قائم رہا۔ عباسی دور میں بڑے بڑے شعراء ہوئے۔ یہ شعراء عربی اور فارسی دونوں زبان میں شعر کہتے تھے۔ ابونواس جو ۷۷۳ء میں پیدا ہوا۔ عہد امین کا بہت بڑا شاعر تھا۔ اس کا مقابلہ زمانہ جاہلیت کے مشہور شاعر امراء القیس سے کیا جاتا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

چینی فوجیں فارموسا پر حملہ کر دیں گی۔ واشنگٹن کے سیاسی حلقوں کا بیان

واشنگٹن ۳۱ جولائی۔ چین کی نشریات میں جو پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ یہاں اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ ہند چینی میں جنگ بند ہونے کے بعد چین کا دوسرا اقدام فارموسا میں ہوگا۔ چینی فوجیں چیانگ کائی شیک کی نیشنلسٹ فوجوں پر حملہ کر دیں گی۔ امریکہ میں چین کی جو نشریات سنی گئی ہیں۔ ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خطرناک صورت حالات پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ امریکی فوجی افسروں کی خواہش ہے۔ کہ ان کو اچانک ایسے حالات سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

ہینان کے قریب امریکی جہازوں کی نقل و حرکت

جزیرہ ہینان کے قریب جب چینی طیاروں نے ایک برطانوی طیارہ کو مار گرایا۔ تو امریکی امیر البحر نے فوراً طیارہ بردار جہازوں کو اس طرف جانے کا حکم دے دیا۔ اس کا ایک مقصد چین پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ امریکہ اس کے ہر ایک جارحانہ اقدام کی مزاحمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ امیر البحر مذکور نے یہ اقدام محض اپنی رائے سے کیا۔ لیکن وہ جانتے تھے۔ کہ امریکہ کو صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

صدر آئزن ہاور نے ہینان کے قریب سے امریکی جہازوں کو ہٹانے کا فیصلہ کر کے اس کشیدگی کو کم کر دیا۔ جو مشرق بعید میں ان واقعات سے پیدا ہو گئی تھی۔ صدر آئزن ہاور نے یہ فیصلہ مسٹر ڈلس اور امیر البحر ریڈفورڈ کے مشورہ کے بعد کیا۔ لنڈن کے ڈپلومیٹک حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ ہینان کے معاملہ میں چین نے اپنے زیادہ حساس ہونے کا جو مظاہرہ کیا۔ اس کا مقصد غالباً جنگی تیاریوں پر پردہ ڈالنا ہے۔ چینی یہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی طیارہ ہینان کے قریب سے کبھی نہ گزرے۔ غالباً اس لئے کہ ان کی جنگی تیاریاں پوشیدہ رہیں۔

متحدہ عرب لیگ فوج قائم کی جائے گی

قاہرہ ۳۱ جولائی۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری قومی قیادت کے وزیر میجر صالح سلیم اور دوسری عرب ریاستوں کے نمائندوں کے درمیان حالیہ بات چیت میں ایک کمان کے تحت متحدہ عرب لیگ فوج بنانے کے امکان پر غور و خوض کیا گیا۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اس بارے میں گفت و شنید ہوئی۔ کہ عربوں کے مشترکہ [illegible]

جاپانی ماہی گیروں کو امریکہ ۸ لاکھ ڈالر ہرجانہ دیگا

ٹوکیو ۳۱ جولائی۔ وزیر خارجہ جاپان مسٹر اوکازاکی نے بیان کیا۔ کہ غیر سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ امریکہ ان جاپانی ماہی گیروں کو ۸ لاکھ ڈالر ہرجانہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ جن کو گذشتہ مارچ میں جزائر بیکنی کے قریب ہائیڈروجن بم کی ریڈیو ایکٹو خاکستر سے تکلیف پہنچی ہے۔ وزیر مذکور نے بیان کیا۔ کہ اس معاملہ میں مزید تصفیہ ہو جائے گا۔ جاپانی ماہی گیر ہنوز زیر علاج ہیں۔

عراق و برطانیہ کے معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے گی

لنڈن ۳۱ جولائی۔ سیاسی حلقوں کو توقع ہے۔ کہ عنقریب برطانیہ اور عراق کے درمیان دوستی کے معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے لنڈن اور بغداد کے درمیان مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ اس امر کی ضرورت نہر سویز کے متعلق معاہدہ کے بعد محسوس کی جا رہی ہے۔ عراقی وزیر خارجہ مسٹر فاضل جمالی کی لنڈن میں موجودگی میں جو امریکہ سے واپس پہنچے ہیں۔ اس سوال پر اور سا تھ ہی ساتھ مشرق وسطی میں دفاعی تنظیم کے سوال پر مذاکرات شروع ہونے کا امکان ہے۔

عہد عباسیہ میں علوم و فنون کی ترقی

(بقیہ صفحہ ۶)

ابو تمام نے بھی بہت شہرت حاصل کی مشہور مصنف ابن خلکان اپنی مشہور تصنیف "وفیات الاعیان" میں لکھتا ہے۔ ابو تمام جس نے اس دنیائے فانی سے ۸۴۵ء میں رحلت فرمائی۔ اپنے تمام ہمعصر شعراء پر سبقت لے گیا۔ اس کا انداز بیاں نہایت سادہ اور دلکش تھا۔ اس کا تخیل بہت بلند تھا۔ اس کی مضمون نگاری میں کوئی بھی شاعر اس کی شہرت اور مضمون نگاری کو نہ پہنچ سکا۔"

(قندیل)

بھارت ایشیائی اقوام کے مجوزہ دفاعی معاہدہ میں شریک ہو جائیگا؟

امریکی سفیر متعین بھارت کا بیان

واشنگٹن ۳۱ جولائی۔ مسٹر جارج وی ایلن سفیر امریکہ مامور نئی دہلی نے ایوان بالا کی مجلس امور خارجہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر اجتماعی تحفظ کی تحریک اقوام ایشیا کی طرف سے پیش کی جائے تو ہندوستان اس میں شریک ہو سکتا ہے۔ ایشیا کے لوگ مغربی قوموں کی پیروی پسند نہیں کرتے۔ مسٹر ایلن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات پر سب سے زیادہ اثر ڈالنے والا مسئلہ وہ فوجی مدد ہے۔ جو امریکہ کی طرف سے پاکستان کو دی جانے والی ہے۔ تمام ہندوستانی متفقہ طور پر اس امداد کے خلاف ہیں۔ ہندوستان اور امریکہ نظریات میں اجتماعی تحفظ کے متعلق اختلاف ہے۔ حکومت ہند کی خارجہ پالیسی کی بنیاد یہ ہے۔ کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ اس علاقہ کی دوسری اقوام کو بھی کسی بلاک میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ اس کے برعکس امریکہ آزاد دنیا کی تمام اقوام کو رضاکارانہ طور پر اجتماعی تحفظ میں شریک کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود ہندوستان اور امریکہ دوستانہ تعلقات رکھ سکتے ہیں۔

کانگرس کے اجلاس اجمیر پر ۱½ لاکھ روپیہ صرف ہوا

اجمیر ۳۱ جولائی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مجلس استقبالیہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ کانگرس کے اجلاس اجمیر پر جو ۲۲ جولائی کو ختم ہوا۔ لگ بھگ ۱½ لاکھ روپے صرف ہوئے۔ صرف کانگرس کا پنڈال تعمیر کرنے پر ۶۰ ہزار روپے خرچ ہوئے۔ اس کے رنگنے اور اس میں روشنی وغیرہ کا انتظام کرنے پر ۱۵ ہزار روپے صرف ہوئے۔ باقی رقم آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبروں۔ خصوصی مدعوئین اور مندوبین کے کھانے پر خرچ ہوئی۔ مجلس مذکور کے ترجمان نے اپنے بیان میں مزید بتایا۔ کہ آرائش اور دوسرے انتظامات پر نہایت کفایت سے کام لیا گیا۔

بھارت اور اٹلی کے درمیان نیا تجارتی معاہدہ

نئی دہلی ۳۱ جولائی۔ بھارت اور اٹلی کے درمیان تبادلہ خطوط کے ذریعہ ایک نیا تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کا مقصد دونوں ملکوں کی تجارت کو فروغ دینا ہے۔ یہ معاہدہ جس کا نفاذ فوراً عمل میں آ گیا۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء تک جاری رہے گا۔ اس کے تحت ہندوستان اٹلی کو چائے کپڑا اور کھلونے وغیرہ سپلائی کرے گا۔ اور اٹلی ہندوستان کو انجن ریل کے ڈبے اور دیگر مشینی چیزیں دیگا۔

روس کی طرف سے افغانستان کو پچیس (۲۵) کروڑ ڈالر کی مالیت کی امداد کی پیشکش

واشنگٹن ۳۱ جولائی: امریکہ کے مشہور اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ روس نے افغانستان کو پچیس کروڑ ڈالر کی مالیت کی چوتھے نکتہ کی قسم کی امداد کی پیشکش کی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ افغانستان اس پیشکش پر غور کر رہا ہے۔

دولت مشترکہ کے کھیلوں کا افتتاح

وینکوور ۳۱ جولائی: کینیڈا کے سابق گورنر جنرل لارڈ الیگزنڈر نے آج وینکوور میں دولت مشترکہ کے کھیلوں کا افتتاح کیا۔ ان کھیلوں میں پاکستان اور دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے ساڑھے چھ سو سے زیادہ کھلاڑی شریک ہو رہے ہیں۔ یہ کھیل ایک ہفتے تک جاری رہیں گے۔

مسئلہ تعدد ازدواج:

لڑکی کا یتیم اور کس مپرس ہونا انہیں بے انصافی کی طرف مائل نہ کر سکے گا۔ کیونکہ جس لڑکی کے ماں باپ زندہ ہیں۔ وہ اس کے حقوق کے لئے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس کی حالت کی نگرانی کر سکیں گے لیکن جو لڑکی یتیم ہے۔ اس کی بہتری کی ضمانت تو صرف تقویٰ اور اس کے مضبوط کیریکٹر اور اعلیٰ کردار ہی سے وابستہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ایسی لڑکیوں سے شادی سے پہلے نفس کا محاسبہ ضروری ہے۔ بالخصوص جب کہ

وزیر اعلیٰ پنجاب لاہور پہنچ گئے

لاہور ۳۱ جولائی: پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون آج شام پاکستان میل کے ذریعہ کراچی سے لاہور واپس پہنچ گئے۔ وہ آئندہ ماہ کی سترہ تاریخ کو دوبارہ وفاقی دار الحکومت جائیں گے۔

لاہور ۳۱ جولائی: پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے سپیکر خلیفہ شجاع الدین نیروبی جانے کے لئے آج لاہور سے روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ دولت مشترکہ کی پارلیمانی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

(بقیہ صفحہ ۴)

تعدد ازدواج کی صورت ہو۔ تو اور بھی احتیاط لازمی ہے۔ تا کسی قسم کی بے انصافی نہ ہو۔ اور مرد مورد الزام و مستوجب سزا نہ ٹھہرے۔ اسلام کا یہ قاعدہ انصاف اور شفقت پر مبنی ہے۔ اسلام نے خاص شرائط کے ساتھ تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے۔ اور اب تو مغرب کے لوگ بھی زمانہ کے تھپیڑے کھا کر اور واقعات سے مجبور ہو کر اسلام کے اس قانون کی برتری کو تسلیم کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اسلام کا نام لینے والے منکرین حدیث خواہ مخواہ کھیل کھیلوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

براہمی کے سمجھوتے پر عنقریب دستخط ہو جائیں گے

کراچی ۳۱ جولائی: شہزادہ فیصل نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ نخلستان براہمی کے تنازعہ کو ثالثی کے ذریعہ طے کرنے کے سمجھوتہ پر دو دن کے اندر اندر دستخط ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ کہ متنازعہ علاقہ سے برطانوی فوج اور سلطان مسقط اور سلطان ابوظہبی کی فوجوں کو ہٹا لیا جائے گا۔ تاکہ ثالثی کا کام بلا خوف و خطر کیا جا سکے۔ ثالثی کرنے والے ادارے میں ایک ایک نمائندہ سعودی عرب اور برطانیہ کا ہو گا۔ اور باقی تین کی نامزدگی طرفین کے نمائندے کریں گے۔

یاد رہے۔ برطانیہ اور سعودی عرب میں یہ جھگڑا چلا آرہا ہے۔ کہ نخلستان براہمی کا علاقہ برطانیہ کے زیر حفاظت ہے یا سعودی عرب میں ہے۔

شہزادہ فیصل نے کہا۔ اگر ثالث ادارہ اتفاق رائے سے فیصلہ نہ کر سکا تو یہ مسئلہ عالمی عدالت انصاف کے سپرد پیش کیا جائے گا۔

آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ اس سمجھوتہ کے بعد برطانیہ اور سعودی عرب کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ اور مستقل سمجھوتہ کے لئے راہ ہموار ہو جائیگی۔

مصر اور برطانیہ کا سمجھوتہ

تفصیلات ڈیڑھ ماہ میں طے ہو جائیں گی

لندن ۳۱ جولائی: باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مصر اور برطانیہ میں سویز کے متعلق جو ابتدائی سمجھوتہ ہوا ہے اس کی تفصیلات تقریباً چھ ہفتوں میں طے ہو جائیں گی۔ چنانچہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے قاہرہ میں برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن کو یہ ہدایات بھیجی ہیں کہ وہ رسمی معاہدہ کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

ابھی مشرقی بنگال میں گورنری راج ختم نہیں کیا جا سکتا۔ (وزیر اعظم)

کراچی ۳۱ جولائی: کل وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کراچی واپس پہنچے۔ انہوں نے ڈھاکہ سے روانہ ہوتے وقت کہا۔ کہ ابھی مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت بحال نہیں کی جا سکتی۔ اور گورنری حکومت کو فی الفور ختم کر دینا جلد بازی کا مظاہرہ ہو گا۔

وزیر اعظم نے خوشی ظاہر کی۔ کہ صوبہ میں امن و قانون کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ اور دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے بعد صوبہ میں جرائم کی تعداد بھی کم ہو چکی ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں صوبائی حکام کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور یقین دلایا کہ صوبہ کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے مرکزی حکومت ہر ممکن امداد مہیا کریگی۔ آپ نے کہا۔ کہ صوبائی عوام کو روزمرہ کی ضروریات زندگی بھی کافی مقدار میں مہیا کی جائیں گی۔

وزیر اعظم کی تقریر کے اوقات میں تبدیلی

کراچی ۳۱ جولائی: یکم اگست سے وزیر اعظم پاکستان کی ماہانہ نشری تقریر کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ کل وزیر اعظم کی تقریر انگریزی میں شام کے سات بجے ریلے کی جائے گی اور اس کے فوراً بعد اردو اور بنگالی میں اس کا ترجمہ سنایا جائے گا۔

لاہور کا موسم

لاہور ۳۱ جولائی: آج لاہور کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۱۰۷ و ۶ اور کم سے کم ۸۷ و ۱ رہا۔ کل موسم گرد آلود رہے گا۔ سوں کے درجہ حرارت میں معمولی سا اضافہ ہو جائے گا۔ کل طلوع آفتاب ۵ بج کر ۱۰ منٹ پر اور غروب آفتاب ۷ بج کر ۳ منٹ پر ہو گا۔